طالب محسن

ایمان اور گناہ

و عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا يزنی حين يزنی و هو مؤمن. و لا يسرق حين يسرق و هو مؤمن. و لا يشرب الخمر حين يشربها و هو مؤمن. و لا ينتهب نهبة يرفع الناس إليه فيها أبصارهم حين ينتهبها وهو مؤمن. ولا يغل أحدكم حين يغل وهو مؤمن. فإياكم إياكم.

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

''حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زانی زنا نہیں کرتا اس طرح کہ جب وہ زنا کر رہا ہوتا ہے تو اس وقت مومن ہو۔ چور چوری نہیں کرتا اس طرح کہ جب وہ چوری کر رہا ہوتا ہے اس وقت مومن ہو۔ نہ غنیمت کے مال کو اچکتا ہے اس طرح کے لوگوں کی نگاہیں اس کی طرف لگی ہوئی ہوں اور وہ اچک لے اور وہ مومن بھی ہو۔ اور نہ تم میں سے کوئی خیانت کرتا ہے اس طرح کہ جب وہ خیانت کر رہا ہو وہ مومن ہو۔ چنانچہ (ان کاموں کے انجام سے) بچو، (ان کاموں کے انجام سے) بچو۔''

لغوی مباحث

ینتہب: 'انتھب'، 'ینتھب' کا مطلب مال غنیمت لوٹنا۔ یہاں اس سے مراد تقسیم سے پہلے اس کو ہتھیا

لینا ہے۔

یرفع الناس إلیه فیها أبصارهم: لفظی مطلب ہے: 'لوگ اس مالِ غنیمت کے معاملے میں اس کی طرف نگاہ اٹھائے ہوئے ہوں۔' یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ وہ چیز جسے حاصل کرنے کی تمنا ہر دل میں ہو لیکن وہ اس پر زبردستی قابض ہو رہا ہو۔

یغل: 'غل'، 'یغل' کا مطلب ہے: خیانت کرنا، دھوکا دینا۔ یہ لفظ دل میں کینہ رکھنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ لیکن یہاں پہلا مفہوم ہی قرینِ قیاس لگتا ہے۔

فإیاکم إیاکم: یہ 'اسم الفعل' ہے۔ یہ 'اپنے تئیں بچاؤ' کے معنی میں آتا ہے۔ یہاں تکرار سے تنبیہ و تاکید پیشِ نظر ہے۔

متون

کتبِ حدیث میں اس روایت کے مختلف اسناد سے متعدد متون نقل ہوئے ہیں۔ کسی میں جملوں کی ترتیب مختلف ہے۔ کسی میں جملے مختصر ہیں۔ اکثر روایات میں یہ سارے جملے روایت نہیں ہوئے۔ کسی میں کوئی ایک جز نہیں ہے تو دوسری روایت میں دوسرا جز نہیں ہے۔ زیادہ تر 'نهبة'، 'غل' اور 'فایاکم' والا جملہ روایت نہیں ہوا۔ وہ روایات جن میں آخری جملہ روایت نہیں ہوا ہے ان میں سے بعض میں اس کی جگہ پر 'والتوبة معروضة بعد' (اور توبہ کا موقع بعد میں ہے۔) یا 'فإذا فعل ذلک خلع ربقة الاسلام من عنقه فإن تاب تاب الله علیه' (جب وہ یہ کرتا ہے تو اس کی گردن سے اسلام کا قلادہ اتر جاتا ہے۔ پھر جب وہ توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں)۔ یا 'إنه ینتزع منه الایمان فإن تاب تاب الله علیه' (بات یوں ہے کہ اس سے ایمان چھین لیا جاتا ہے۔ پھر جب وہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں) کا جملہ روایت ہوا ہے۔ بہر حال سب سے جامع متن وہی ہے جسے صاحبِ مشکوٰۃ نے منتخب کیا ہے۔ باقی رہے توبہ کے مضمون کے حامل جملے تو یہ آپ کی اس گفتگو کے بعد سوال کے جواب میں کہے گئے معلوم ہوتے ہیں۔ یا کسی راوی کی اس روایت کی توضیح ہے جو بعض روایات میں بیان ہو گئی ہے۔

معنی

شارحین نے اس روایت کی مختلف توجیہات کی ہیں۔ بعض کے نزدیک اس سے کمالِ ایمان کی نفی کی گئی ہے

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

۔ بعض کی رائے میں ایمان اطاعت وانقیاد کا نام ہے اور گناہ اس کیفیت کی نفی کر دیتا ہے۔ بعض اس کی توضیح اس روایت کی روشنی میں کرتے ہیں جس میں بیان ہوا ہے کہ جب مسلمان کوئی گناہ کر رہا ہوتا ہے تو ایمان اس سے نکل کر اس کے اوپر چھتری کی طرح موجود رہتا ہے۔ اور بعض کے خیال میں اس سے محض زجر و توبیخ مقصود ہے ۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب کوئی بندہء مومن گناہ کرتا ہے تو ایمان اس سے چھین لیا جاتا ہے اور جب وہ توبہ کرتا ہے تو اسے لوٹا دیا جاتا ہے۔ اگر بنظر تامل دیکھیں تو یہ ایک ہی بات کے مختلف پہلو ہیں۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی صاحبِ ایمان کسی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ اپنے ایمان کو فراموش کر چکا ہوتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کے وجود اور اپنی شریعت کے احکام کے حوالے سے ایک شدید غفلت طاری ہوتی ہے۔ اگر اس بات کو تشبیہ کے اسلوب میں بیان کیا جائے تو یہ ایک بندۂ مؤمن کی باطنی ناپاکی کی حالت ہے۔ ظاہر ہے یہ چیز ایک مومن کے لیے کسی طرح بھی پسندیدہ نہیں ہو سکتی۔

کتابیات

بخاری، کتاب المظالم والغصب، باب ۳۰۔ کتاب الاشربۃ، باب ۱۔ کتاب الحدود، باب ۲۰،۱۔ مسلم، کتاب الایمان، باب ۲۴۔ نسائی، کتاب قطع السارق، باب ۱۔ کتاب الاشربۃ، باب ۴۳۔ ابوداؤد، کتاب السنۃ، باب ۱۶۔ ابنِ ماجۃ، کتاب الفتن، باب ۳۔ دارمی، کتاب الاضاحی، باب ۲۳۔ کتاب الاشربۃ، باب ۱۱۔ احمد، مسند ابی ہریرۃ۔ حدیث عبداللہ بن ابی اوفی۔ حدیث سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہم۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com